106487 ـ كيا اپنے ملك كے باشندوں كے ساتھ روزہ ركھے يا كسى بھى ملك كے ساتھ جہاں چاند نظر آيا ہو ؟

سوال

اگر كچھ اسلامى ممالك ميں چاند نظر آ جائے ليكن جس ميں ملك ميں ملازمت كرتا ہوں وہاں شعبان اور رمضان كے تيس يوم پورے كيے جائيں تو ميں كيا كروں، اور رمضان ميں لوگوں كے اختلاف كا سبب كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

آپ جہاں رہتے ہيں وہاں كے باشندوں كے ساتھ ہى رہيں جب وہ روزہ ركھيں آپ بھى ركھيں، اور اگر وہ عيد منائيں تو آپ بھى عيد كر ليں؛ كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" روزہ اس دن ہے جس دن تم روزہ ركھو، اور عيد الفطر اس دن ہے جس دن تم عيد الفطر مناؤ، اور عيد الاضحى اس دن ہے جس دن تم قربانى كرو "

اور اس ليے كہ اختلاف شر و برائى ہے، اس ليے آپ كو اپنے ملك كے باشندوں كے ساتھ ہى رہنا ہوگا، جب آپ كے ملك جہاں آپ رہائش پذير ہيں وہاں كے مسلمان روزہ ركھيں تو آپ بھى روزہ ركھ ليں، اور جب آپ كے ملك ميں عيد ہو تو آپ بھى عيد منائيں.

رہا اختلاف كا سبب تو اس وجہ سے ہے كہ كچھ كو چاند نظر آ جاتا ہے، اور كچھ كو چاند نظر نہيں آتا، پھر جنہوں نے چاند ديكھا ہوتا ہے دوسرے لوگ ان كو ثقہ سمجھتے ہيں اور ان پر مطمئن ہوتے اور ان كى رؤيت پر عمل كرتے ہيں، اور كچھ ان كو ثقہ نہيں سمجھتے اور ان كى رؤيت پر عمل نہيں كرتے تو اس طرح يہ اختلاف پيدا ہو جاتا ہے.

اور بعض اوقات آپ يہ بھى ديكھتے ہيں كہ حكومت چاند ديكھ ليتى ہے اور روزہ ركھنے يا عيد منانے كا حكم دے ديتى ہے اور دوسرى حكومت اس رؤيت پر مطمئن نہيں ہوتى اور وہ اس حكومت كو كئى ايك اسباب كى بنا پر ثقہ نہيں سمجھتى چاہے وہ اسباب سياسى ہوں يا دوسرے.

اس ليے مسلمانوں پر واجب ہے كہ جب چاند ديكھيں تو سب مسلمان روزہ ركھيں، اور جب عيد كا چاند نظر آ جائے تو

سب عید منائیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمومی فرمان ہے:

" جب تم چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو، اور جب تم چاند دیکھو تو عید کر لو، اور اگر تم پر آسمان ابرآلود ہو جائے اور چاند نظر نہ آئے تو پھر تیس یوم کی تعداد پوری کر لو "

چنانچہ جب رؤیت صحیح ہونے پر سب مطمئن ہوں کہ یہ حقیقیتا ثابت ہے تو اس رؤیت کے ساتھ روزہ رکھنا اور اس رؤیت کے ساتھ عید کرنا واجب ہے، لیکن جب لوگ آپس میں فی الواقع اختلاف کریں اور ایك دوسرے کو ثقہ نہ سمجھیں تو آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے ملك کے مسلمانوں کے ساتھ روزہ رکھیں، اور ان کے ساتھ ہی عید منائیں، تا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر عمل ہو:

" روزہ اس دن ہے جب تم روزہ رکھو، اور عید الفطر اس دن ہے جس دن تم عید الفطر کرو، اور عید الاضحی اس دن ہے جس دن تم قربانی کرو "

اور یہ ثابت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کو جب کریب نے یہ بتایا کہ اہل شام نے تو جمعہ کے دن روزہ رکھا تھا توابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے:

ہم نے تو چاند ہفتہ کے دن دیکھا ہے، اور ہم چاند دیکھنے تك روزہ رکھتے رہینگے، یا پھر تیس روزے پورے کر لیں، اور انہوں نے اہل شام کی رؤیت پر عمل نہیں کیا کیونکہ شام مدینہ سے دور ہے، اور دونوں علاقوں کے چاند کے مطلع میں اختلاف پایا جاتا ہے.

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے یہ مسئلہ اجتہادی خیال کیا لہذا آپ کے لیے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما میں اسوہ اور نمونہ ہے، اور جو علماء ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے قول کے قائل ہیں کہ اپنے ملك کے لوگوں کے ساتھ ہی روزہ رکھو اور ان کے ساتھ ہی عید مناؤ اس میں آپ کے لیے اسوہ ہے "

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے. انتہی.

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ.